

# کتاب المیراث

[حصہ دوم]

تالیف:

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

جملہ حقوق بحق ای مرکز eMarkaz محفوظ ہیں

[www.emarkaz.org](http://www.emarkaz.org)

## فہرست

- 5 ..... ذوی الفروض کے تفصیلی احوال
- 5 ..... 1- باپ
- 6 ..... باپ کے احوال کی مشق
- 7 ..... 2- جد صحیح
- 8 ..... جد صحیح کے احوال کی مشق
- 9 ..... 3- اخیانی بھائی
- 10 ..... اخیانی بہن بھائیوں کے احوال کی مشق
- 11 ..... 4- زوج / خاوند
- 11 ..... 5- زوجہ / بیوی
- 11 ..... زوج اور زوجہ کے احوال کی مشق
- 13 ..... 6- حقیقی بیٹیاں / سگی بیٹیاں / بناتِ صلبیہ
- 13 ..... بنات کے احوال کی مشق

- 7- بنات الابن (پوتیاں، پڑپوتیاں الخ) ..... 15
- بنات الابن کے احوال کی مشق ..... 18
- 8- حقیقی بہن [عینی بہن، سگی بہن] ..... 20
- حقیقی بہن کے احوال کی مشق ..... 20
- 9- علاقائی بہن (باپ شریک بہن) ..... 22
- علاقائی بہن کے احوال کی مشق ..... 23
- 10- انخیافی بہن ..... 25
- 11- ماں [اُم] ..... 25
- ماں کے احوال کی مشق ..... 26
- 12- جدہ صحیحہ ..... 28
- جدہ صحیحہ کے احوال کی مشق ..... 30
- عصبات ..... 32
- لغوی معنی: ..... 32
- اصطلاحی تعریف: ..... 32
- عصبات کی اقسام: ..... 32
- عصبہ نسبی ..... 32

- 33 ..... عصبہ بنفسہ:
- 33 ..... عصبہ بغيره:
- 33 ..... عصبہ مع غيره:
- 34 ..... عصبہ بنفسہ کے تفصیلی احوال
- 34 ..... جزء میت:
- 34 ..... اصل میت:
- 34 ..... جزء اب میت:
- 34 ..... جزء جد میت:
- 35 ..... تینوں امور کی تشریح:
- 35 ..... 1- ترتیب
- 35 ..... 2- درجہ
- 36 ..... 3- قوت قرابت
- 36 ..... بطور خلاصہ کچھ قواعد:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## [ حصہ دوم ] ذوی الفروض کے تفصیلی احوال

ہم پڑھ چکے ہیں کہ ذوی الفروض وہ رشتے دار ہوتے ہیں جن کے حصے قرآن کریم یا سنت نبوی علیہ السلام میں طے شدہ ہیں۔ ایک بات ذہن میں رکھیں کہ کچھ ذوی الفروض ایسے ہوتے ہیں جو بعض صورتوں میں عصبہ بھی بن جاتے ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ مختلف ورثاء ایک دوسرے کے حصوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لیے کسی وارث کو حصہ دینے سے پہلے اس سے متعلقہ دوسرے ورثاء کو سامنے رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ہم ابھی جو احوال پڑھنے والے ہیں ان سے اس بات مزید وضاحت ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ

### 1- باپ

باپ کو میراث میں حصہ دینے سے پہلے یہ دیکھنا ہو گا کہ میت کی اولاد ہے یا نہیں؟ اور اگر اولاد ہے تو صرف مؤنث ہے یا کوئی مذکر بھی ہے؟ میت کی اولاد کو سامنے رکھ کر باپ کو میراث دی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے دیکھیں تو باپ کی کل چار حالتیں بنتی ہیں:

1. میت کی کوئی بھی اولاد نہ ہو تو باپ ”صرف عصبہ“ ہوتا ہے۔ ذوی الفروض میں شمار نہیں ہوتا۔
2. میت کی صرف ”مؤنث اولاد“ ہو، ”مذکر اولاد“ نہ ہو تو باپ کو دو حصے ملتے ہیں۔ یعنی اسے ذوی الفروض ہونے کے ناتے سدس بھی ملتا ہے اور وہ ”عصبہ“ بھی ہوتا ہے۔
3. اگر میت کی مذکر اولاد موجود ہو تو باپ کو صرف سدس ملتا ہے۔ مذکر اولاد ہونے کی صورت میں باپ ”عصبہ“ نہیں ہوتا۔
4. اگر میت کی ”مذکر اور مؤنث“ دونوں قسم کی اولاد ہو، تب بھی باپ کو صرف سدس ملتا ہے، اس صورت میں بھی وہ ”عصبہ“ نہیں ہوتا۔

## باپ کے احوال کی مشق

درج ذیل مسائل میں باپ کا حصہ کیا ہوگا؟

1.	اب	بنت
2.	ابن الابن	اب
3.	بنت الابن	اب زوج
4.	اب	4 بنات ابن
5.	زوج	اب
6.	اب	ابن الابن بنت
7.	اب	3 بنات الابن ابن
8.	زوجہ	اب
9.	اب	اخت
10.	ابن الاخ	اب
11.	ابن البنت	اب
12.	ابن ابن بنت	اب زوج

مختصر جواب دیں:

1. کیا باپ صرف ذوی الفروض میں شامل ہے یا کبھی کبھی عصبہ بھی بن جاتا ہے؟
2. کیا باپ بیک وقت ذوی الفروض اور عصبہ؛ دونوں ہو سکتا ہے؟ اگر ہاں! تو کیسے؟
3. باپ کے حصوں پر میت کے کون کون سے وراثہ اثر انداز ہوتے ہیں؟
4. کیا میت کا نواسا؛ میت کے باپ کے حصے پر اثر انداز ہوتا ہے؟
5. کیا باپ کسی وارث کی وجہ سے محروم ہو سکتا ہے؟

## 2- جد صحیح

جد صحیح سے مراد ہے میت کا ایسا دادا جس سے میت کا رشتہ کسی عورت کے واسطے کے بغیر ہو۔ آسانی کے لیے یوں سمجھ لیں کہ باپ کا باپ یعنی دادا اور باپ کا دادا یعنی پردادا اور اسی ترتیب سے ان سے اوپر والے اجداد؛ جد صحیح میں شامل ہیں۔ اور جس جد کی میت کی طرف نسبت کرتے ہوئے درمیان میں کسی عورت کا واسطہ آئے، اسے جد رحمی کہا جاتا ہے۔ جد رحمی ذوی الفروض میں شامل نہیں ہوتا، بلکہ وہ ذوی الارحام میں شمار ہوتا ہے۔ آسانی کے لیے یوں سمجھیں کہ ماں کا باپ یعنی نانا جد رحمی شمار ہوتا ہے۔

جد صحیح کے پانچ احوال ہیں:

1. باپ کی موجودگی میں جد صحیح محروم ہوتا ہے۔
2. میت کا باپ نہ ہو اور میت کی کسی بھی قسم کی کوئی اولاد بھی نہ ہو تو جد صحیح صرف ”عصبہ“ ہوتا ہے۔
3. میت کا باپ نہ ہو اور میت کی صرف ”مؤنث اولاد“ ہو، ”مذکر اولاد“ نہ ہو تو جد صحیح کو دو حصے ملتے ہیں۔ یعنی اسے ”سدس“ بھی ملتا ہے اور وہ ”عصبہ“ بھی ہوتا ہے۔
4. میت کا باپ نہ ہو اور میت کی مذکر اولاد موجود ہو تو جد صحیح کو صرف سدس ملتا ہے، وہ عصبہ نہیں ہوتا۔
5. میت کا باپ نہ ہو اور میت کی ”مذکر اور مؤنث“ دونوں قسم کی اولاد ہو، تب بھی باپ کو صرف سدس ملتا ہے، اس صورت میں بھی وہ ”عصبہ“ نہیں ہوتا۔

مختلف مراتب کے جد جمع ہو جائیں تو قریب والے جد کو وارث بنا کر دور والوں کو حصہ نہیں دیا جاتا۔ دادا، پردادا؛ دونوں اکٹھے آجائیں تو دادا کو میراث ملے گی، پردادا کو نہیں۔

آپ نے نوٹ کیا ہو گا کہ پہلی حالت کے علاوہ جد صحیح کے تمام احوال بالکل باپ جیسے ہیں۔

یاد رکھیں:

● باپ، جد صحیح اور مذکر اولاد کی موجودگی میں ہر قسم کے بہن بھائی محروم رہتے ہیں۔

## جدِ صحیح کے احوال کی مشق

درج ذیل مسائل میں باپ اور جدِ صحیح کا حصہ کیا ہوگا؟ اگر کوئی جدِ رحمی ہے تو اس کی نشاندہی کریں اور وجہ بھی بتائیں۔

1. اب بنت اب الاب
2. اب الام اب زوج اب
3. اب الام اب ابن اب
4. ابن الابن اب الاب اب
5. بنت الابن اب الام اب اب الاب
6. اب بنت ابن الابن
7. اب الاب بنت الابن
8. زوجہ اب الاب
9. اب الاب اخ عینی ام
10. اب بنت الاخت اخ علاقہ
11. 3 بنات الابن اب الاب ابن
12. 4 زوجات اب الاب بنت الابن
13. ابن الاخ اب الام اب
14. ام الام اب ابن
15. اب ام 3 زوجات
16. اب الام ابن ابن الابن اب
17. اب الاب ام اب بنت البنت

## مختصر جواب دیں:

1. کیا کوئی جد صحیح بیک وقت ذوی الفروض اور عصبہ؛ دونوں ہو سکتا ہے؟ اگر ہاں! تو کیسے؟
2. کیا جد صحیح صرف ذوی الفروض میں شامل ہے یا کبھی کبھی عصبہ بھی بن جاتا ہے؟
3. جد صحیح کے حصوں پر میت کے کون کون سے ورثاء اثر انداز ہوتے ہیں؟
4. کیا میت کا بھتیجا؛ میت کے جد صحیح کے حصے پر اثر انداز ہوتا ہے؟
5. دادی کا باپ؛ جد صحیح یا جد رحمی؟ وجہ بھی بتائیں۔
6. دادا کا دادا؛ جد صحیح ہے یا جد رحمی؟
7. کیا میت کا پڑپوتا؛ میت کے جد صحیح کے حصے پر اثر انداز ہوتا ہے؟
8. باپ کا نانا؛ جد صحیح ہے یا جد رحمی؟
9. جد صحیح کو ہمیشہ میراث ملتی ہے یا کسی صورت میں وہ محروم بھی ہو سکتا ہے؟

## 3- انخیانی بھائی

انخیانی یعنی ماں شریک۔ وہ بھائی جو صرف ماں کی طرف سے ہو۔ یاد رکھیں کہ انخیانی بہن بھائی کے احوال اور

احکام ایک جیسے ہوتے ہیں۔

انخیانی بھائی ہو یا انخیانی بہن؛ ان کے تین احوال ہیں:

1. میت کا باپ، جد صحیح یا اولاد میں سے کوئی ایک بھی موجود ہو تو انخیانی بہن بھائی محروم ہوں گے۔
2. میت کا باپ، جد صحیح یا اولاد میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو اور انخیانی بہن یا بھائی صرف ایک ہو تو اسے سدس دیا جائے گا۔ یعنی صرف ایک انخیانی بہن ہو یا صرف ایک انخیانی بھائی ہو تو وہ سدس کا حق دار ہو گا۔
3. میت کا باپ، جد صحیح اور اولاد میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو اور انخیانی بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں؛ خواہ سب بھائی ہوں، سب بہنیں ہوں یا ملے جلے ہوں، تو ان تمام کو ثلث دیا جائے گا جو ان میں برابر تقسیم ہو گا۔ اس صورت میں بہن اور بھائی کا حصہ برابر ہو گا۔

## اخنیانی بہن بھائیوں کے احوال کی مشق

درج ذیل مسائل میں باپ، جد صحیح اور اخنیانی بہن بھائیوں کے حصے بتائیں:

1. اخ خیفی اب اب الاب
2. اخت خیفی زوج ام
3. ابن 3 اخ خیفی
4. بنت 4 اخت خیفی 2 اخ خیفی
5. ابن الابن 6 اخ خیفی
6. بنت الابن 3 اخت خیفی اخ خیفی
7. اب الاب ابن الابن اب اخ خیفی
8. 2 زوجات 5 اخ خیفی ام
9. اب الام اب اب الاب ابن البنت اخت خیفی
10. ام اب الام اخت خیفی اخ عینی
11. اخت علاقہ 3 اخ خیفی 4 اخت خیفی زوجہ
12. اب الام ابن ابن الابن 2 اخت خیفی اب
13. اب الاب 5 اخ خیفی اب بنت البنت
14. بنت الابن اخت خیفی اخ خیفی ام
15. بنت البنت اخ خیفی 4 زوجات اخ عینی

مختصر جواب دیں:

1. اخنیانی بہن بھائیوں کے حصوں پر میت کے کون کون سے ورثاء اثر انداز ہوتے ہیں؟
2. کیا میت کے حقیقی بہن بھائیوں کی موجودگی میں اخنیانیوں کے حصے پر کوئی فرق پڑتا ہے؟

3. اخیانی بہن بھائیوں کو ہمیشہ کچھ نہ کچھ میراث ملتی ہے یا وہ کسی صورت میں محروم بھی ہو سکتے ہیں؟
4. ایک اخیانی بھائی اور ایک اخیانی بہن اکٹھے آجائیں تو اخیانی بھائی کو اخیانی بہن سے کتنے گنا میراث ملے گی؟

## 4- زوج / خاوند

خاوند کے دو احوال ہیں:

1. میت [یعنی بیوی] کی اولاد نہ ہو تو زوج کو ربح [چوتھا حصہ] دیا جاتا ہے۔
2. میت [یعنی بیوی] کی اولاد نہ ہو تو زوج کو نصف [آدھا حصہ] دیا جاتا ہے۔

## 5- زوجہ / بیوی

زوجہ کے دو احوال ہیں:

1. میت [یعنی خاوند] کی اولاد نہ ہو تو زوجہ کو ثمن [آٹھواں حصہ] دیا جاتا ہے۔
2. میت [یعنی خاوند] کی اولاد نہ ہو تو زوجہ کو ربح [چوتھا حصہ] دیا جاتا ہے۔

بیوی ایک ہو یا ایک زیادہ؛ دونوں صورتوں میں ان کے مجموعی حصے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایک بیوی ہو تو وہ اکیلی ہی سارا ثمن یا ربح لے لیتی ہے اور ایک سے زیادہ ہوں تو وہی ثمن یا ربح ان سب میں برابر برابر تقسیم ہو جائے گا۔

## زوج اور زوجہ کے احوال کی مشق

درج ذیل مسائل میں زوجہ، زوجہ، باپ، جد صحیح اور اخیانی بہن بھائیوں کے حصے بتائیں:

1. زوجہ      اخ خیفی      اب      اب الاب
2. اخت خیفی      زوج      اب      ام
3. ابن      3 اخ خیفی      2 زوجات

4.	بنت الابن	زوج	2	اخ خیفی	
5.	ابن الابن	6	اخ خیفی	زوجہ	
6.	بنت الابن	3	اخذت خیفی	اب الاب	زوجہ
7.	اب الاب	ابن الابن	اب	اخ خیفی	
8.	2 زوجات	5	اخ خیفی	ام	
9.	اب الام	زوجہ	ابن البنت	اخذت خیفی	
10.	ام	اب الام	اخذت خیفی	زوج	
11.	اخذت علاقہ	3	اخ خیفی	4	اخذت خیفی
12.	اب الام	ابن ابن الابن	2	اخذت خیفی	4 زوجات
13.	زوجہ	5	اخ خیفی	اب	بنت البنت
14.	بنت الابن	اخذت خیفی	اب الاب	زوج	
15.	بنت البنت	اخ خیفی	4	زوجات	اخ عینی

### مختصر جواب دیں:

1. زوجہ کے حصوں پر میت کے کون کون سے ورثاء اثر انداز ہوتے ہیں؟
2. کیا میت کے باپ کی موجودگی میں زوج کے حصے پر کوئی فرق پڑتا ہے؟
3. کیا کسی مسئلہ میں زوج اور زوجہ جمع ہو سکتے ہیں؟ اگر ہاں! تو کیوں؟ اگر نہیں! تو کیوں؟
4. کیا زوج یا زوجہ کسی وارث کی وجہ سے محروم ہو سکتے ہیں؟
5. میت کے نواسے اور پوتی میں سے کون کون سے زوج یا زوجہ کے حصوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے؟ اور کیوں؟
6. اگر میت کی پوتی کا بیٹا موجود ہو تو زوج یا زوجہ کے حصوں پر کیا فرق پڑے گا؟
7. میت کا دادا؛ زوج یا زوجہ کے حصوں پر اثر انداز ہوتا ہے یا نہیں؟

## 6- حقیقی بیٹیاں / سگی بیٹیاں / بناتِ صلبیہ

حقیقی بیٹیوں کے تین احوال ہیں:

1. میت کا حقیقی بیٹا موجود ہو تو بیٹیاں ذوی الفروض میں شمار نہیں ہوں گی۔ بلکہ اس صورت میں بیٹے اور بیٹیاں سب ”عصبہ“ ہوں گے۔ یعنی میت کے موجود ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد جو مال بچے گا وہ ان میں ایک نسبت دو:1 کے لحاظ سے تقسیم ہو گا۔ بیٹے کو دو حصے اور بیٹی کو ایک حصہ ملے گا۔ لِّلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ والا قاعدہ لگے گا۔
2. میت کا کوئی بیٹا موجود نہ ہو اور حقیقی بیٹی ایک ہو تو اسے نصف ملے گا۔
3. میت کا کوئی بیٹا موجود نہ ہو اور حقیقی بیٹیاں ایک سے زیادہ ہوں تو انہیں ثلثان [دو تہائی 2/3] ملے گا۔ [سگی یا حقیقی کی قید اس لیے لگائی گئی ہے تاکہ منہ بولی اور سوتیلی بیٹیاں اور پوتیاں اس سے خارج ہو جائیں۔]

## بنات کے احوال کی مشق

درج ذیل ورثاء کے حصے بتائیں:

[ملاحظہ: میت کی مذکر اولاد عصبہ ہوتی ہے۔]

1. بنت زوج اب الاب
2. 6 بنات زوجہ اب
3. 3 بنات ابن
4. 2 بنات
5. زوجہ بنت اب اب الاب
6. اخت خیفی زوج ابن الابن
7. 5 بنات 3 اخت خیفی 2 زوجات اب

8.	2 بنات	زوج	2 اخ خیفی	
9.	ابن	بنت	6 اخ خیفی	زوجہ
10.	2 بنات	3 اخت خیفی	اخ خیفی	اب الاب زوجہ
11.	اب الاب	بنت	اب	اخ خیفی
12.	5 بنات	2 زوجات	5 اخ خیفی	اب
13.	3 بنات	زوجہ	اخت خیفی	
14.	3 ابن	3 بنات	اخت خیفی	زوج
15.	3 اخ خیفی	4 اخت خیفی	زوجہ	6 بنات
16.	بنت	2 اخت خیفی	4 زوجات	
17.	زوجہ	5 اخ خیفی	اب	بنت
18.	6 بنات	اخت خیفی	اب الاب	زوج
19.	بنت	اخ خیفی	4 زوجات	اب اب الاب
20.	2 ابن	3 بنات	اب الاب	زوج
21.	5 بنات	5 ابن	اخ خیفی	4 زوجات
22.	3 بنات	اب الاب		
23.	5 بنات	5 اخ خیفی	2 اخت خیفی	

### مختصر جواب دیں:

1. بیٹی کے حصوں پر میت کے کون کون سے ورثاء اثر انداز ہوتے ہیں؟
2. بیٹی ہمیشہ ذوی الفروض میں شامل رہتی ہے یا کبھی عصبہ بھی بن جاتی ہے؟ وجہ بیان کریں۔
3. کیا بیٹی کسی صورت میں محروم بھی ہو سکتی ہے؟
4. کیا میت کے باپ کی موجودگی میں بیٹی کے حصے پر کوئی فرق پڑتا ہے؟

## 7- بنات الابن (پوتیاں، پڑپوتیاں الخ)

- بنات الابن سے مراد ہیں میت کی وہ بالواسطہ بیٹیاں جن کا میت سے رشتہ کسی مذکر اولاد کے ذریعے سے ہو جیسے بنت الابن (بیٹی کی بیٹی یعنی پوتی)، بنت ابن الابن (بیٹے کے بیٹے کی بیٹی یعنی پڑپوتی) وغیرہ
- پوتی؛ بیٹی کے قائم مقام ہوتی ہے اور پوتا؛ بیٹے کے۔ یوں کہہ لیجئے کہ حقیقی بیٹی؛ قریب والی بیٹی ہے اور پوتی؛ دور والی بیٹی ہے۔ اسی طرح حقیقی بیٹا؛ قریب والا بیٹا ہے اور پوتا؛ دور والا بیٹا ہے۔
- شریعت اسلامیہ نے کسی ایک جہت والی مؤنث خواتین کا زیادہ سے زیادہ حصہ ثلثان [دو تہائی] رکھا ہے۔ **فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثًا مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدُ وَالْأَقْرَبُونَ** اگر لڑکیاں دو سے زیادہ ہوں تو انہیں تر کے کا دو تہائی ملے گا۔ بیٹیوں کا مجموعی حصہ دو تہائی سے زیادہ نہیں ہو سکتا، قریب والی بیٹیاں [سگی بیٹیاں] ہوں یا دور والی [پوتیاں]۔ اسی طرح بہنوں کا حصہ بھی دو تہائی سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔
- نصف اور سدس کا مجموعہ ثلثان ہوتا ہے۔

$$\frac{1}{2} + \frac{1}{6} = \frac{2}{3}$$

وضاحت کے لیے دو مثالیں پیش خدمت ہیں:

- 12 کا نصف 6 اور سدس 2 ہے۔ 6 اور 2 کو جمع کریں تو جواب 8 آتا ہے۔ اور 12 کا ثلثان بھی 8 ہی ہے۔
- 24 کا نصف 12 اور سدس 4 ہے۔ 12 اور 4 کو جمع کریں تو جواب 16 آتا ہے۔ اور 24 کا ثلثان بھی 16 ہی ہے۔
- بیٹیوں اور مختلف درجات کی پوتیوں میں سے جو میت کے زیادہ قریب ہو وہ میراث کی زیادہ حق دار ہوگی۔ اس لیے اگر دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو سارا ثلثان وہی لے جائیں گی، پوتیوں کو ذوی الفروض ہونے کے ناطے میراث میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا اور اگر بیٹی ایک ہو تو اسے نصف ملے گا اور ثلثان میں سے نصف نکال کر باقی بچا ہو اسدس پوتیوں کو ملے گا۔ اسی طرح اگر کئی درجے کی پوتیاں [بنات الابن] جمع ہو کر آجائیں تو سب سے پہلے قریب درجے والی پوتی یا پوتیوں کو حصہ دیا جائے گا اگر کچھ بچا تو بعد والیوں یعنی دور والیوں کو ملے گا ورنہ نہیں۔

• میت کی مذکر اولاد بھی بنات الابن کے حصوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس کی تین صورتیں ممکن ہیں: مذکر اولاد؛ بنت الابن سے قریب ہوگی، برابر درجے والی ہوگی یا دور والی ہوگی۔ قریب والے کو "اقرب" برابر والے کو "محاذی" اور دور والے کو "ابعد" کہتے ہیں۔ اب تینوں صورتوں کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

I. اگر مذکر اولاد کسی بنت الابن سے اقرب والی ہو تو اس کی وجہ سے بنت الابن میراث سے محروم ہو جاتی ہے۔ جیسے بیٹے کی موجودگی میں پوتی کو میراث نہیں ملتی اور پوتے کی موجودگی میں پڑپوتی کو میراث نہیں ملتی۔

II. اگر مذکر اولاد کسی پوتی کے ساتھ محاذی [درجے میں برابر] ہو تو اس مذکر اولاد کی وجہ سے وہ بنت الابن عصبہ بن جائے گی۔ پوتے کی موجودگی میں پوتی اور پڑپوتے کی موجودگی میں پڑپوتی عصبہ ہوتی ہے۔ اور اس صورت میں لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ والا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

III. اگر مذکر اولاد کسی بنت الابن سے درجے میں دور ہو یعنی مذکر اولاد "ابعد" اور مؤنث اولاد "اقرب" تو پھر مؤنث اولاد یعنی بنت الابن کی حالتوں کو دیکھا جائے گا: اگر وہ بنت الابن ذوی الفروض ہونے کی وجہ سے حصہ لے رہی ہے تو اس کا حصہ بدستور باقی رہے گا اور اگر اس بنت الابن کو ذوی الفروض والا حصہ نہیں مل رہا تو دور والی مذکر اولاد کی وجہ سے قریب والی بنت الابن عصبہ بن جائے گی۔ مذکورہ امور ذہن میں رکھ کر بنات الابن کے احوال ملاحظہ فرمائیں:

1. میت کا سگایا موجود ہو، خواہ ایک ہو یا زیادہ؛ تو بنات الابن وراثت سے محروم ہوں گی۔
2. کسی بھی درجے کی بنت الابن سے اقرب [زیادہ قریب] میت کی مذکر اولاد موجود ہو تو وہ بنت الابن وراثت سے محروم ہوتی ہے۔ مثلاً پوتا اور پڑپوتی ہو تو پڑپوتی میراث سے محروم ہوگی۔
3. میت کی سگی بیٹیاں اور مذکر اولاد نہ ہو اور بنت الابن صرف ایک ہو تو اس کو نصف ملے گا۔
4. میت کی سگی بیٹیاں اور مذکر اولاد نہ ہو اور بنات الابن ایک سے زیادہ ہوں تو ان کو ثلثان ملے گا۔
5. میت کی صرف ایک سگی بیٹی ہو تو اس سگی بیٹی کو نصف دے کر ثلثان پورا کرنے کے لیے بنات الابن کو سدس دیا جائے گا۔ خواہ بنات الابن ایک ہوں یا زیادہ۔ ایک ہوگی تو سارا سدس اسے مل جائے گا، اگر ایک

سے زیادہ ہوں گی تو یہ سدس؛ سب میں برابر تقسیم ہو گا۔ اس کی وجہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ کسی بھی ایک جہت سے میت کے مؤنث ورثاء کا زیادہ سے زیادہ حصہ ثلثان ہوتا ہے اور نصف اور سدس کا مجموعہ ثلثان ہوتا ہے:

$$\frac{1}{2} + \frac{1}{6} = \frac{2}{3}$$

تو اگر ایک ہی بیٹی ہو تو اسے نصف ملے گا اور بقیہ بچا ہو اسدس پوتی یا پڑپوتی کو مل جائے گا۔

6. جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے کہ کسی بھی ایک جہت سے میت کے مؤنث ورثاء کا زیادہ سے زیادہ حصہ ثلثان ہوتا ہے۔ تو یہ بات بھی واضح ہے کہ اگر میت کی سگی بیٹیاں ایک سے زیادہ ہوں تو سارا ثلثان وہ لے جائیں گی اور بنات الابن ذوی الفروض ہونے کی جہت سے حصہ نہیں لے سکیں گی۔

7. اگر کسی بھی بنت الابن کے ساتھ اسی درجے کا [محاذی] ابن الابن موجود ہو تو وہ بنت الابن؛ ذوی الفروض سے نکل کر عصبہ بن جاتی ہے۔ خواہ وہ میت کی دو یا زیادہ سگی بیٹیوں کی وجہ سے ذوی الفروض والے حصے سے محروم ہو چکی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

8. کسی بھی بنت الابن سے ابعد [دور والی] مذکر اولاد ہو تو فرض سے محروم ہونے والی بنت الابن عصبہ بن جاتی ہے۔ فرض والی بنت الابن بدستور ذوی الفروض میں شامل رہتی ہے۔

مثلاً ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک پڑپوتی ہو تو بیٹی کو نصف اور پوتی کو سدس ملے گا، مجموعہ ثلثان ہو گیا۔ پڑپوتی کو ذوی الفروض ہونے کے ناتے کچھ نہیں ملے گا۔ اگر پڑپوتی یا سکر پوتی آجائے تو وہ پڑپوتی کو عصبہ بنائے گا، پوتی کو نہیں کیونکہ وہ اس سے درجے میں اوپر ہے اور ذوی الفروض والا حصہ بھی لے رہی ہے۔

اسی صورت میں اگر ایک بیٹی کے بجائے دو بیٹیاں ہوتیں تو وہ سارا ثلثان لے لیتیں اور پوتی اور پڑپوتی دونوں کو کچھ نہ ملتا۔ اب اگر پڑپوتی یا سکر پوتی آئے گا تو وہ پوتی اور پڑپوتی دونوں کو عصبہ بنائے گا۔ اور جو مال بچے گا وہ مذکر و مؤنث میں ایک نسبت دو:1 کے لحاظ سے تقسیم ہو گا۔ لِدَّا كَرٍ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ والا قاعدہ۔

• جس مسئلہ میں "بنات الابن" کسی "ابن ابعد" کے ساتھ مل کر عصبہ بنیں، اسے "مسئلہ تشیب"

کہا جاتا ہے۔

## بنات الابن کے احوال کی مشق

درج ذیل ورثاء کے حصے بتائیں:

1.	بنت الابن	زوجہ	اب
2.	زوجہ	اب	6 بنات الابن بنت
3.	زوج	اب	4 بنات الابن 2 بنات
4.	زوجہ	بنت الابن	بنت ابن
5.	اب الاب	2 بنات الابن	بنت اب
6.	ابن الابن	بنت الابن	اب الاب
7.	اخت خیفی	زوج	بنت الابن
8.	5 ابن	3 بنات الابن	2 زوجات اب
9.	2 بنات	ابن	2 اخ خیفی
10.	ابن	بنت	6 اخ خیفی زوجہ
11.	3 اخت خیفی	اخ خیفی	اب الاب زوجہ 2 بنات
12.	اب الاب	بنت	بنت الابن اب اخ خیفی
13.	5 بنات الابن	ابن الابن	اب 5 اخ خیفی
14.	بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن زوج
15.	بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن زوجہ ابن الابن
16.	بنت الابن	بنت ابن الابن	بنت ابن ابن الابن
17.	بنت الابن	بنت ابن الابن	بنت ابن ابن الابن بنت
18.	بنت الابن	بنت ابن الابن	بنت ابن ابن الابن ابن

19.	ابن	3 بنات	اخت خیفی	زوج
20.	ابن	بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن
21.	3 اخ خیفی	4 اخت خیفی	زوج	6 بنات الابن
22.	بنت	2 اخت خیفی	4 زوجات	بنت الابن
23.	زوج	اب	بنت الابن	ابن ابن الابن
24.	6 بنات	4 بنات الابن	اب الاب	زوج
25.	بنت الابن	4 زوجات	اب الام	اب اب الاب
26.	2 ابن	3 بنات	اب الاب	زوج
27.	5 بنات	5 ابن	6 بنات الابن	4 زوجات
28.	3 بنات	اب الاب	بنت الابن	ابن الابن
29.	بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	ابن ابن الابن

### مختصر جواب دیں:

1. کیا بنات الابن سے مراد صرف حقیقی بیٹے کی بیٹیاں ہیں؟ وضاحت سے بتائیں۔
2. بنت الابن کون کون سے مذکورہ رثاء کی موجودگی میں محروم رہتی ہے؟
3. بنت الابن ہمیشہ ذوی الفروض میں شامل رہتی ہے یا کبھی عصبہ بھی بن جاتی ہے؟ وجہ بیان کریں۔
4. کیا بنت الابن کو ہمیشہ میراث ملتی ہے یا وہ کسی صورت میں محروم بھی ہو سکتی ہے؟
5. کیا میت کے باپ کی موجودگی میں بنت الابن کے حصے پر کوئی فرق پڑتا ہے؟
6. نصف اور سدس کا مجموعہ کتنا ہوتا ہے؟
7. کیا بنت الابن کسی مؤنث وارث کی وجہ سے بھی محروم ہو سکتی ہے؟
8. مسئلہ تشبیب کی وضاحت کریں۔

## 8- حقیقی بہن [عینی بہن، سگی بہن]

1. میت کا باپ، جد صحیح یا مذکور اولاد میں سے کوئی بھی موجود ہو تو حقیقی بہن محروم رہے گی، خواہ حقیقی بہن ایک ہو یا زیادہ ہوں۔
2. حقیقی بہن کو محروم کرنے والے مذکورہ بالا تینوں ورثاء میں سے کوئی بھی نہ ہو اور میت کا حقیقی بھائی موجود ہو تو وہ خود بھی عصبہ ہوتا ہے اور حقیقی بہن کو بھی عصبہ بنا دیتا ہے۔ اس صورت میں ذوی الفروض کے حصے دینے کے بعد بچے ہوئے مال میں سے حقیقی بھائی دو حصے اور حقیقی بہن ایک حصہ لے گی۔ اس صورت میں  
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ والا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔
3. محروم کرنے والے مذکورہ بالا تینوں میں سے کوئی نہ ہو اور میت کی مؤنث اولاد [بیٹی، پوتی، پڑپوتی الخ] موجود ہو تو بھی حقیقی بہن عصبہ ہوگی۔
4. میت کے اب، جد، مذکور اولاد، حقیقی بھائی اور مؤنث اولاد میں سے کوئی نہ ہو اور حقیقی بہن ایک ہو تو اس کو نصف ملے گا۔
5. میت کے اب، جد، مذکور اولاد، حقیقی بھائی اور مؤنث اولاد میں سے کوئی نہ ہو اور حقیقی بہنیں ایک سے زیادہ ہوں تو ان کو ثلثان ملے گا۔

## حقیقی بہن کے احوال کی مشق

درج ذیل ورثاء کے حصے بتائیں:

1. اخت عینی زوجہ اب
2. اخت عینی اخ عینی زوج
3. اخ عینی 3 اخت عینی اب 6 بنات الابن بنت
4. اب 4 بنات الابن اخت عینی
5. اخت عینی بنت الابن ابن الابن

6.	اب الاب	3 اخت عینی	اب	زوجہ
7.	ابن الابن	بنت الابن	اخت عینی	اب الاب
8.	اخت عینی	زوج	بنت ابن الابن	
9.	5 ابن	6 اخت عینی	3 بنات الابن	2 زوجات
10.	بنت البنت	اخت خیفی	اخت عینی	
11.	زوجہ	اخت عینی		
12.	اخت عینی	زوجہ	بنت ابن الابن	
13.	3 اخت عینی	زوج		
14.	بنت	اخت عینی	زوجہ	
15.	5 اخت عینی	زوج	بنت الابن	
16.	اب الاب	بنت	بنت الابن	اخت عینی
17.	اخت عینی	5 اخ خیفی	6 اخت خیفی	
18.	اخت عینی	اخ عینی	ابن	3 بنات
19.	زوجہ	اخ خیفی	5 اخت عینی	
20.	اخ خیفی	اخت خیفی	اخت عینی	
21.	5 اخت عینی	5 اخ خیفی	زوج	

### مختصر جواب دیں:

1. حقیقی بہن کون کون سے ورثاء کی موجودگی میں محروم رہتی ہے؟
2. حقیقی بہن ہمیشہ ذوی الفروض میں شامل رہتی ہے یا کبھی عصبہ بھی بن جاتی ہے؟ وجہ بیان کریں۔
3. کیا حقیقی بہن کسی مؤنث وارت کی وجہ سے بھی عصبہ بنتی ہے؟ وضاحت سے بتائیں۔
4. کیا میت کے پڑپوتے کی موجودگی میں حقیقی بہن کے حصے پر کوئی فرق پڑتا ہے؟ وجہ بتائیں۔

## 9- علائی بہن (باپ شریک بہن)

1. اگر میت کے درج ذیل ورثاء میں سے کوئی ایک بھی موجود ہو تو علائی بہن محروم ہوتی ہے:

باپ، جدِ صحیح، مذکر اولاد، حقیقی بھائی، عصبہ بننے والی حقیقی بہن

○ اگر ایسی حقیقی بہن موجود ہو جو فرض والی ہو، عصبہ نہ ہو اس کی وجہ سے اختِ علائتیہ کا محروم ہونا

ضروری نہیں۔ مزید تفصیل حالت نمبر 4 میں آرہی ہے۔ ان شاء اللہ۔

2. محروم کرنے والے مذکورہ پانچوں افراد میں سے کوئی نہ ہو اور میت کا علائی بھائی موجود ہو تو وہ خود بھی عصبہ

ہوتا ہے اور علائی بہن کو بھی عصبہ بنا دیتا ہے۔ اس صورت میں لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ والا قاعدہ

جاری ہوتا ہے۔

3. محروم کرنے والے مذکورہ بالا پانچوں افراد میں سے کوئی نہ ہو اور میت کی مؤنث اولاد موجود ہو تو بھی علائی

بہن عصبہ ہوگی۔

4. محروم کرنے والے مذکورہ بالا پانچوں افراد میں سے کوئی نہ ہو اور میت کی حقیقی بہن فرض والی [نہ کہ عصبہ

بننے والی] ایک ہو تو علائی بہن کو سدس ملتا ہے۔ کیونکہ حقیقی بہن کو نصف ملتا ہے اور ثلثان میں سے بچا ہوا

سدس علائی بہن کو۔ اور اگر میت کی حقیقی بہنیں ایک سے زیادہ ہوں تو سارا ثلثان وہ لے جائیں گی اور علائی

بہن فرض سے محروم ہو جائے گی۔

○ یاد رکھیں: کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرض والی اختِ عینیہ ایک سے زیادہ ہوتی ہیں اور پھر بھی

اختِ علائتیہ عصبہ بن کر حصہ لے رہی ہوتی ہے۔ مثلاً: میت کی دو حقیقی بہنیں، ایک علائی بھائی

اور ایک یا زیادہ علائی بہنیں۔ اس صورت میں حقیقی بہنوں کو ثلثان ملے گا، اور علائی بہن یا بہنیں

علائی بھائی کی وجہ سے عصبہ بن کر میراث میں سے حصہ لیں گی۔

5. مذکورہ چاروں صورتوں\* کی عدم موجودگی میں علائی بہن اگر ایک ہو تو اسے نصف ملتا ہے اور اگر ایک سے

زیادہ ہوں تو انہیں ثلثان دیا جاتا ہے۔

\* [یعنی پانچوں افراد؛ باپ، جدِ صحیح، مذکر اولاد، حقیقی بھائی، عصبہ بننے والی حقیقی بہن؛ نہ ہوں اور نہ ہی میت کا رخِ علاقائی، مؤنث اولاد اور فرض والی حقیقی بہن ہو]

## علاقائی بہن کے احوال کی مشق

درج ذیل ورثاء کے حصے بتائیں:

[ملاحظہ: میت کا حقیقی بھائی عصبہ ہوتا ہے۔]

1. اخت علاقائی زوجہ اب
2. اخت علاقائی رخ عینی زوج
3. بنت 3 اخت عینی اب 3 اخت علاقائی
4. اب 4 بنات الابن اخت علاقائی
5. اخت عینی زوجہ اخت علاقائی
6. 3 اخت علاقائی اب الاب زوجہ اب
7. اخت علاقائی ابن الابن بنت الابن اب الاب
8. زوج بنت ابن الابن اخت علاقائی 4 رخ علاقائی
9. 5 ابن 6 اخت علاقائی 3 بنات الابن 2 زوجات
10. بنت البنت اخت علاقائی اخت خنیفی
11. زوج 5 اخت علاقائی
12. اخت علاقائی زوجہ بنت ابن الابن
13. 3 اخت علاقائی زوج اب
14. 3 اخت علاقائی زوج
15. بنت اخت عینی اخت علاقائی زوجہ

16.	5	اخت علاقی	زوج	بنت الابن
17.	اب	الاب	بنت	بنت الابن
18.	اخت علاقی	5	اخ خیفی	6
19.	اخت علاقی	اخ عینی	ابن	3
20.	اخ خیفی	5	اخت علاقی	زوج
21.	اخ خیفی	اخت خیفی	اخت علاقی	
22.	اخت خیفی	اخ خیفی	اخت عینی	اخت علاقی
23.	اخت خیفی	اخت علاقی	بنت ابن الابن	
24.	5	اخت عینی	اخت علاقی	زوج
25.	اخت علاقی	اخت عینی	زوجہ	
26.	اخ علاقی	اخت علاقی	اب الاب	زوجہ
27.	اب	بنت الابن	ابن	6
28.	ابن الابن	بنت	اخت عینی	اخت علاقی
29.	بنت الابن	اخت عینی	اخت علاقی	
30.	بنت	اخت عینی	اخت علاقی	زوجہ
31.	ابن الابن	بنت	3	اخت عینی

### مختصر جواب دیں:

1. علاقی بہن کون کون سے ورثاء کی موجودگی میں محروم رہتی ہے؟
2. علاقی بہن کن صورتوں میں ذوی الفروض سے نکل کر عصبہ بن جاتی ہے؟ تفصیل سے بتائیں۔
3. حقیقی بہن کس صورت میں علاقی بہن کو محروم کر دیتی ہے؟
4. کیا میت کے نواسے کی موجودگی میں علاقی بہن کے حصے پر کوئی فرق پڑتا ہے؟ وجہ بتائیں۔

## 10- انخیانی بہن

انخیانی بہن کے احکام بالکل انخیانی بھائی کے احکام کی طرح ہیں۔ ان کی تفصیل گزر چکی ہے، دوبارہ دہرا لیتے ہیں۔

1. میت کا باپ، جد صحیح یا اولاد میں سے کوئی ایک بھی موجود ہو تو انخیانی بہن بھائی محروم ہوں گے۔  
2. میت کا باپ، جد صحیح یا اولاد میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو اور انخیانی بہن یا بھائی صرف ایک ہو تو اسے سدس دیا جائے گا۔ یعنی صرف ایک انخیانی بہن ہو یا صرف ایک انخیانی بھائی ہو تو وہ سدس کا حق دار ہو گا۔

3. میت کا باپ، جد صحیح اور اولاد میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو اور انخیانی بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں؛ خواہ سب بھائی ہوں، سب بہنیں ہوں یا ملے جلے ہوں، تو ان تمام کو ثلث دیا جائے گا جو ان میں برابر تقسیم ہو گا۔ اس صورت میں بہن اور بھائی کا حصہ برابر ہو گا۔

انخیانی بہن بھائیوں میں لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ والا قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔ **یاد رکھیں:**

[ملاحظہ: انخیانی بہن بھائیوں والی مشق دوبارہ دہرائیں۔]

## 11- ماں [اُم]

ماں کے تین احوال ہیں:

1. میت کی اولاد میں سے کوئی بھی موجود ہو یا میت کے کسی بھی قسم کے دو بہن بھائی\* موجود ہوں تو "ماں" کو سدس ملے گا۔

\* [خواہ دونوں بھائی ہوں، دونوں بہنیں ہوں یا مخلوط ہوں، اسی طرح خواہ حقیقی ہوں، علاتی ہوں، یا انخیانی؛ قرآن کریم نے اس کے لیے "اِحْوَاة" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔]

2. میت کی اولاد میں سے کوئی ایک بھی موجود نہ ہو اور میت کے کسی بھی قسم کے دو بہن بھائی بھی موجود نہ ہوں تو ماں کو "ثُلُثُ الْكُلِّ" ملے گا۔

3. میت کے اَبُوین [ماں باپ، دونوں] اور اَحَد الزَّوْجِین [میاں بیوی میں سے کوئی ایک] ہو تو خاوند یا بیوی کا حصہ نکال کر باقی ماندہ میں سے ثلث دیا جاتا ہے اس کو علم الفرائض کی اصطلاح میں "ثُلُثٌ مَّا بَقِيَ" بَعْدَ فَرَضِ اَحَدِ الزَّوْجِین "کہتے ہیں۔ یا آسانی کے لیے صرف بھی "ثُلُثٌ مَّا بَقِيَ" بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس حالت کو یاد رکھنا بہت آسان ہے، یہ صرف دو صورتوں میں ممکن ہے:

زوج + ابوین      زوجہ + ابوین

## ماں کے احوال کی مشق

درج ذیل مسائل حل کریں:

1.                      ام                      اب
2.                      ام                      ابن
3.                      بنت                      ام
4.                      ام                      ابن الابن
5.                      اب الاب                      اخ عینی                      ام
6.                      زوج                      ام                      بنت الابن
7.                      2 اخت خیفی                      ام                      زوجہ
8.                      ام                      اخ عینی                      اخت علاقائی
9.                      ام                      2 اخت خیفی                      اب الاب
10.                      اخت علاقائی                      ام                      اب                      اخ عینی
11.                      3 اخت عینی                      بنت                      اخ خیفی                      زوج
12.                      زوجہ                      اب                      ام                      6 اخت خیفی
13.                      اب الاب                      زوج                      ابن الابن                      ام                      اخت خیفی

اب	ام	زوج	2 بنات	3 بنت الابن	.14
		زوجہ	ام	بنت الابن	.15
	ام	زوج	اب	ابن الابن	.16
	ابن ابن الابن	ابن الابن	ام	بنت الابن	.17
	ام	اخت علاقہ	اخت عینی	بنت	.18
	ام	زوج	اخت علاقہ	اخت عینی	.19
	ام	زوجہ	3 اخت علاقہ	5 اخت عینی	.20
		ام	اب	زوجہ	.21
	اخت عینی	ام	اب	زوجہ	.22
		زوج	اب	ام	.23
	اخ حقیقی	زوج	اب	ام	.24
		زوجہ	3 اخ خیفی	اخت علاقہ	.16
		ام	ابن ابن الابن	اب الام	.17
		ام	5 اخ خیفی	اب الاب	.18
		ام	اخت خیفی	بنت الابن	.19
	اخت عینی	4 زوجات	اخ خیفی	ام	.20

### مختصر جواب دیں:

1. ماں کو سدس کن کن صورتوں میں ملتا ہے؟
2. ماں کی ایک حالت کو "ثُلُثُ الْكُلِّ" کیوں کہا جاتا ہے؟
3. "ثُلُثُ مَا بَقِيَ" سے کیا مراد ہے اور یہ کن کن صورتوں میں ممکن ہے؟ وضاحت کریں۔
4. "اخوة" سے کیا مراد ہے؟ تفصیل سے بتائیں۔

## 12- جدہ صحیحہ

- باپ اور ماں؛ دونوں کی بالواسطہ یا بلاواسطہ امہات کو جدات کہتے ہیں۔ باپ کی طرف والی "ابویات" اور ماں کی طرف والی "امویات" کہلاتی ہیں۔
- جدہ صحیحہ وہ جدہ ہوتی ہے جس کا رشتہ میت سے منسلک کریں تو درمیان میں جدر حمی نہ آئے۔
  - کبھی تو جد کا واسطہ ہوتا ہی نہیں مثلاً: ام الام [نانی] اور ام الاب [دادی]۔ ان دونوں جدات کا میت سے رشتہ منسلک کریں تو درمیان میں کسی جد کا واسطہ ہی نہیں۔
  - کبھی درمیان میں جد کا واسطہ تو ہوتا ہے لیکن وہ جد؛ جد صحیح ہوتا ہے۔ مثلاً ام اب الاب [، باپ کے باپ کی ماں یعنی دادا کی ماں]، یہاں جد کا واسطہ تو آیا لیکن وہ جد؛ جد صحیح ہے اس لیے مذکورہ جدہ بھی جدہ صحیحہ کہلائے گی۔
- ایک ہی وقت میں کئی جدات اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ اور یہ جدات؛ درجہ قربت میں ایک دوسری کے برابر بھی ہو سکتی ہیں اور ایک دوسری سے قریب و دور والی بھی۔ ایک ہی درجے والی جدات کو مساوی کہتے ہیں، قریب والی کو "قُربی" اور دور والی کو "بُعدی"۔ ایک جتنے واسطوں والیاں؛ مساوی، کم واسطوں والی: "قُربی" زیادہ واسطوں والی: "بُعدی" مثلاً:
  - ام الام اور ام الاب۔ [نانی اور دادی] یہ دونوں آپس میں مساوی فی الدرجہ ہیں۔
  - ام ام الام اور ام الاب۔ [نانی کی ماں اور دادی] ان میں سے پہلی بُعدی اور دوسری قُربی ہے۔
- یہ بھی ممکن ہے کہ ایک جدہ ایک سے زیادہ واسطوں سے کسی کی جدہ بن رہی ہو۔ یعنی اس کی میت کے ساتھ دوہری یا تہری قربت ہو۔ مثلاً:
  - زینب اور حفصہ دو سہیلیاں تھیں۔ زینب کے دو بچے تھے، عمر اور سمیہ؛ اور حفصہ کی ایک بیٹی تھی: مریم۔ زینب نے اپنی بیٹی عمر کی شادی حفصہ کی بیٹی مریم سے کر دی۔ ان سے جو بیٹا پیدا ہوا اس کا نام ابراہیم رکھا گیا۔ پھر زینب کے پوتے [ابراہیم] کی شادی زینب ہی کی نواسی بریرہ [سمیہ کی بیٹی] کے

ساتھ ہوئی۔ ان سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام "عثمان" رکھا گیا۔ اب زینب کی عثمان سے دوہری قرابت ہے؛ وہ عثمان کی ام ام الام [ماں کی نانی یعنی پڑنانی] بھی ہے اور ام اب الاب [باپ کی دادی یعنی پڑدادی] بھی ہے۔ یاد دوسرے الفاظ میں یوں کہہ لیں کہ عثمان؛ زینب کا پڑنواسہ بھی ہے اور پڑپوتا بھی۔ جبکہ حفصہ کی عثمان سے اکہری قرابت ہے؛ وہ عثمان کی ام ام الاب [باپ کی نانی] ہے۔

یہ تو دو قرابتوں والی جدہ کی مثال تھی، اسی طرح ایک جدہ کی دو سے زیادہ قرابتیں بھی ممکن ہیں۔

**ہوم ورک:** مذکورہ صورت کا نقشہ بنائیں اور تین قرابتوں والی جدہ کا بھی نقشہ بنائیں۔

مذکورہ امور کو ذہن میں رکھ کر جدہ صحیحہ کے درج ذیل احوال پڑھیں:

جدہ صحیحہ کے چھ احوال ہیں:

1. جدہ صحیحہ کو سدس ملے گا، خواہ جدہ صحیحہ باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے [ابویہ ہو یا امویہ]، خواہ جدہ صحیحہ ایک ہو یا ایک سے زائد ہوں، ہر صورت میں سدس ہی ملے گا۔
2. اگر میت کی ماں موجود ہو تو تمام جدات [ابویات اور امویات؛ قریبی اور دور والی؛ سب] میراث سے محروم ہو جاتی ہیں۔
3. اگر میت کا باپ موجود ہو تو صرف ابویات میراث سے محروم ہوتی ہیں۔ باپ کی موجودگی میں امویات کو میراث ملتی ہے۔

○ ماں کی وجہ سے تمام قسم کی جدات کو میراث نہ ملنے کی وجہ یہ ہے کہ "ماں" قریب والی ماں ہے اور "جدہ" دور والی ماں ہے۔ قریب والی ماں کی موجودگی میں دور والی ماں کو میراث نہیں ملے گی۔ جیسے قریب والے بیٹے کی صورت میں دور والے بیٹے [پوتے] کو میراث نہیں ملتی یا قریب والے باپ کی صورت میں دور والے باپ [جد] کو میراث نہیں ملتی۔

○ اور باپ کی موجودگی میں صرف ابویات کے محروم ہونے کی وجہ یہ اصول ہے کہ جب کوئی واسطہ درمیان میں موجود ہو تو واسطے کے بعد والوں کو میراث نہیں ملتی۔ جیسے بیٹے کی موجودگی میں "پوتی" کو میراث نہیں ملتی۔ بھائی کی موجودگی میں "بھتیجے" کو میراث نہیں ملتی۔

4. جدّ صحیح کی وجہ سے وہ جدات محروم ہوتی ہیں جو دادا کے واسطے سے ہوں جیسے دادا کی ماں وغیرہ؛ لیکن دادا کی بیوی [یعنی میت کی دادی؛ ام الاب] محروم نہیں ہوگی، کیونکہ وہ میت کے ساتھ دادا کی وجہ سے نہیں بلکہ میت کے باپ کی وجہ سے منسوب ہوتی ہے۔
5. قریب والی جدات کی وجہ سے دور والی جدات محروم ہو جائیں گی، خواہ باپ کی جانب سے ہوں یا ماں کی جانب سے ہوں۔

○ مثلاً کسی میت کی تین جدات موجود ہوں: ام الام [نانی]، ام ام الام [ماں کی نانی] اور ام اب الاب [باپ کی دادی]۔ تو ام الام کو میراث ملے گی، باقی دونوں کو نہیں، کیونکہ وہ دور والی جدات ہیں۔ یوں کہہ لیں کہ: ہر قریبی، ہر بعدی کو محروم کر دیتی ہے۔

○ ہر قریبی، ہر بعدی کو محروم کر دیتی ہے، خواہ قریبی وارث بنے یا نہ بنے۔ مثلاً: اگر کسی میت کے تین قرابت دار موجود ہوں: باپ، ام الاب اور ام ام الام۔ اس صورت میں باپ کی وجہ سے "ام الاب" محروم ہوگی اور "ام الاب" کی وجہ سے "ام ام الام" محروم ہوگی۔

6. اگر دو جدات موجود ہوں، اور ان میں سے ایک جدہ دو واسطوں والی ہو اور دوسری ایک واسطے والی ہو، تب بھی دونوں میں سدس برابر تقسیم ہوگا۔ دو واسطوں والی جدہ کو دو حصے نہیں ملیں گے۔
- اوپر گزری ہوئی زینب اور حفصہ والی مثال میں اگر عثمان کا انتقال ہو جائے اور اس کے ورثاء میں صرف زینب اور حفصہ موجود ہوں تو دونوں کا مشترکہ حصہ "سدس" ہوگا جو دونوں میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔ زینب کو دوہری قرابت کی وجہ سے دو حصے نہیں ملیں گے۔

## جدہ صحیحہ کے احوال کی مشق

درج ذیل مسائل حل کریں:

1. ام ام اب
2. ام الام اب ابن

3.	بنت	ام الاب	ام
4.	ام الاب	ام ام الاب	ام الام
5.	اب	ام الاب	ام الام
6.	زوج	ام الام	بنت الابن
7.	ام الاب	اب	ام الام
8.	ام	اب	ام الام
9.	اب الام	اب الاب	ام
10.	ام	اب الاب	ام الاب
11.	اخذت علاقہ	ام الام	اب
12.	بنت	اخ خیفی	ام ام الام
13.	زوجہ	اب	ام
14.	زوج	ابن الابن	ام الام
15.	3 بنت الابن	2 بنات	ام
16.	بنت الابن	ام ام الام	ام الام
17.	اب	ام الاب	ام ام الام
18.	ام الام	بنت الابن	ابن الابن

### مختصر جواب دیں:

1. باپ کی وجہ سے کون کون سی جدات محروم ہوتی ہیں اور ماں کی وجہ سے کون کون سی؟
2. قریب والی جدہ اگر وارث نہ بن رہی ہو تو کیا وہ دور والی جدہ کو محروم کر سکتی ہے؟
3. ابویات اور امویات سے کون کون سی جدات مراد ہیں؟
4. ایک سے زیادہ جدات اگر درجے میں برابر ہوں تو ان میں وراثت کیسے تقسیم ہوگی؟

## عصبات

لغوی معنی:

عربی میں "عَصَبَةٌ" گوشت کے پٹھے کو کہتے ہیں۔ یہ مذکر، مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع عَصَبَاتٌ ہے۔

اصطلاحی تعریف:

عصبات سے مراد میت کے وہ رشتہ دار ہیں جن کا حصہ قرآن و سنت میں حصوں کی شکل میں متعین نہیں کیا گیا؛ جیسے ثلثان، نصف، ربع وغیرہ۔ بلکہ دیگر ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ ان کو ملتا ہے اور اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو اس صورت میں وہ مکمل ترکہ کے مستحق ہوتے ہیں۔

عصبات کی اقسام:

عصبات کی دو بنیادی اقسام ہیں:

1. عصبہ نسبی

2. عصبہ سببی

عصبہ نسبی: وہ عصبہ ہے جس کا میت سے خون کا، نسب کا تعلق ہو۔

عصبہ سببی: آزاد کرنے والے آقا کو کہتے ہیں۔ یہ ایسا عصبہ ہے جس کا میت سے "وَلَاءٌ" یعنی عتاق [آزادی] والا تعلق ہو۔

○ اگر میت کا کوئی عصبہ نسبی موجود ہو تو عصبہ سببی کو میراث نہیں ملتی۔

## عصبہ نسبی

عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں:

عصبہ بنفسہ      عصبہ بغیرہ      عصبہ مع غیرہ

○ ان میں سے پہلے قسم میں صرف مذکر اور بعد والی دونوں قسموں میں صرف مؤنث وراثت آتے ہیں۔

### عصبہ بنفسہ:

لغوی معنی ہے: بذات خود عصبہ۔

عصبہ بنفسہ میت کے ان مذکر رشتہ داروں کو کہتے ہیں جن کا میت سے رشتہ جوڑنے میں صرف مؤنث کا واسطہ نہ آئے۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔

### عصبہ بغیرہ:

عصبہ بغیرہ سے مراد وہ خواتین ہیں جو تنہا ہونے کی صورت میں تو ذوی الفروض میں شامل ہوتی ہیں مگر "اپنے بھائیوں" کی وجہ سے ذوی الفروض سے نکل کر عصبہ بن جاتی ہیں۔ یہ وہ عورتیں ہیں جن کا حصہ اکیلے ہونے کی صورت میں نصف اور ایک سے زائد ہونے کی صورت میں ثلثان ہے۔

یہ کل چار عورتیں ہیں اور ان چاروں کے تفصیلی احوال آپ ذوی الفروض میں پڑھ چکے ہیں:

(۱) بیٹی (۲) پوتی (۳) حقیقی بہن (۴) علاقائی بہن

میت کی بیٹی؛ میت کے بیٹے کی موجودگی میں عصبہ بنتی ہے، پوتی؛ پوتے کی موجودگی میں عصبہ بنتی ہے، حقیقی بہن؛ حقیقی بھائی کی موجودگی میں عصبہ بنتی ہے اور علاقائی بہن؛ علاقائی بھائی کی موجودگی میں عصبہ بنتی ہے۔ ان چاروں صورتوں میں لِدِّكَرٍ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ والا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

○ ایسی خواتین جو ذوی الفروض میں شامل نہ ہوں، وہ اپنے بھائی کی موجودگی میں عصبہ بغیرہ نہیں بنتیں۔ جیسے

چچا کی موجودگی میں پھوپھی عصبہ نہیں بنے گی کیونکہ پھوپھی ذوی الفروض میں شامل نہیں!

### عصبہ مع غیرہ:

عصبہ مع غیرہ سے مراد وہ عورتیں ہیں جو میت کی بیٹی یا پوتی کی وجہ سے عصبہ بنتی ہیں۔ یہ صرف دو عورتیں

ہیں: حقیقی بہن اور علاقائی بہن۔ ان کے احوال بھی آپ پڑھ چکے ہیں۔

## عصبہ بنفسہ کے تفصیلی احوال

حدیث مبارک ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْحَقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ".

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مقررہ حصے ان کے حق داروں تک پہنچادو، پھر جو کچھ باقی بچے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد کا حصہ ہے۔"

عصبہ بنفسہ کی چار اقسام ہیں:

جزء میت      اصل میت      جزء اب میت      جزء جد میت

### جزء میت:

میت کی نسل مذکر۔ یعنی: بیٹا، پوتا، پڑپوتا... آخر تک...

### اصل میت:

میت کے اصول مذکر۔ یعنی: باپ، دادا، پڑدادا... آخر تک...

### جزء اب میت:

میت کے باپ کی نسل مذکر۔ یعنی: حقیقی بھائی، علاقائی بھائی، حقیقی اور علاقائی بھائی کے بیٹے، پوتے... آخر تک...

### جزء جد میت:

میت کے دادا کی نسل مذکر۔ یعنی: حقیقی چچا، علاقائی چچا، حقیقی اور علاقائی چچا کے بیٹے، پوتے... آخر تک...

○ عصبہ بنفسہ کی تعریف اور اقسام پر نظر ڈالنے سے یہ بات بخوبی معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ صرف اور صرف مذکر ہوتے ہیں کوئی مؤنث؛ عصبہ بنفسہ نہیں ہوتی۔ ایک اور بات یہ بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ایسے مذکر جو صرف کسی مؤنث کے واسطے سے میت کے ساتھ منسلک ہوں وہ بھی عصبہ بنفسہ میں نہیں آتے جیسے انجیانی

[ماں شریک] بھائی۔

عصبہ بنفسہ میں میراث کی تقسیم کے لیے تین امور کا خیال رکھا جاتا ہے:

1- ترتیب

2- درجہ

3- قوت قرابت

**تینوں امور کی تشریح:**

**1- ترتیب**

ان چاروں اقسام میں وراثت اسی ترتیب سے تقسیم کی جائے گی جو ترتیب اوپر ذکر کی گئی ہے۔ یعنی پہلی قسم میں سے کوئی وارث موجود ہو تو باقی تینوں قسمیں عصبہ نہیں بنیں گی۔ دوسری قسم میں سے کوئی بھی وارث موجود ہو تو تیسری اور چوتھی قسم اور اگر تیسری قسم میں سے کوئی موجود ہو تو چوتھی قسم عصبہ نہیں بنے گی۔ بعد والی کوئی بھی قسم تب عصبہ بنے گی جب اس سے اوپر والی قسموں میں سے کوئی ایک وارث بھی موجود نہ ہو۔

ترتیب کے اس فرق کو "جہتِ عصبیہ" یا صرف "جہت" کا فرق بھی کہا جاتا ہے۔

**2- درجہ**

جو بھی قریبی ہو گا اس کی موجودگی میں دور والے کو میراث نہیں ملے گی۔ جیسے پہلی قسم میں بیٹا، پوتا اور پڑپوتا وغیرہ سب شامل ہیں۔ لیکن بیٹا قریبی ہے اور پوتا دور والا ہے؛ لہذا بیٹے اور پوتے؛ دونوں کی موجودگی میں بیٹے کو میراث ملے گی اور پوتا عصبہ نہیں ہو گا۔ اسی طرح باپ اور دادا دونوں موجود ہوں تو باپ عصبہ بنے گا دادا عصبہ نہیں بنے گا۔ تیسری قسم میں بھائی، بھائیوں کے بیٹے اور بھائیوں کے پوتے؛ ان سب شامل ہیں۔ مگر بھائیوں کی موجودگی میں بھائیوں کی اولاد عصبہ نہیں بنے گی، بھائیوں کی اولاد تب عصبہ بنے گی جب بھائی موجود نہ ہوں۔ چوتھی قسم میں چچا، تایا اور ان کی مذکر اولاد شامل ہیں۔ مگر جب چچا موجود ہو تو چچا کی اولاد کو میراث نہیں ملے گی۔

درجے کے اس فرق کو "أَلْقَرَبُ فَأَلْقَرَبُ" والا قاعدہ بھی کہا جاتا ہے۔

## 3- قوتِ قرابت

بسا اوقات بعض ورثاء درجے میں تو برابر ہوتے ہیں لیکن قوتِ قرابت میں فرق ہوتا ہے۔ جیسے ایک حقیقی بھائی ہو اور ایک علاقائی یعنی باپ شریک بھائی، تو حقیقی بھائی کو قوتِ قرابت حاصل ہے کیونکہ اس کا میت کے ساتھ دوہرا رشتہ ہے اور علاقائی بھائی کو اکہری قرابت حاصل ہے۔ اگر حقیقی اور علاقائی دونوں بھائی اکٹھے آجائیں تو حقیقی بھائی عصبہ بنے گا اور علاقائی بھائی عصبہ نہیں بنے گا۔ علاقائی بھائی کو تب میراث ملے گی جب حقیقی بھائی موجود نہ ہو۔ اسی طرح حقیقی اور علاقائی چچا اور ان کی اولادوں کا بھی یہی حکم ہے۔ یاد رہے یہ آخری قاعدہ تیسری اور چوتھی قسم میں ہی جاری ہوتا ہے، پہلی دونوں قسمیں یعنی جزء میت اور اصل میت میں قوتِ قرابت میں فرق نہیں ہو سکتا کیونکہ اولاد یا باپ دادا حقیقی ہی ہوتے ہیں علاقائی نہیں ہو سکتے۔

## بطورِ خلاصہ کچھ قواعد:

- کسی بھی قسم کا کوئی بھی عصبہ نسبی موجود ہو تو عصبہ سببی محروم ہوتا ہے۔
- ایک سے زیادہ عصبات موجود ہوں تو ترتیب کے لحاظ سے پہلے آنے والے عصبہ کو میراث دی جاتی ہے اور بعد والے محروم رہتے ہیں۔
- اگر ایک سے زیادہ عصبات ترتیب میں برابر ہوں تو درجے کا اعتبار کر کے قریبی درجے والے عصبہ کو میراث دی جاتی ہے اور دور والے محروم رہتے ہیں۔
- اگر ایک سے زیادہ عصبات ترتیب اور درجہ؛ دونوں میں برابر ہوں تو قوتِ قرابت کے لحاظ سے قوی عصبہ کو میراث دی جاتی ہے اور کمزور محروم رہتے ہیں۔
- اگر ایک سے زیادہ عصبات ترتیب، درجہ اور قوتِ قرابت؛ تینوں چیزوں میں برابر ہوں تو سب کو میراث ملتی ہے۔
- اگر عصبہ بنفسہ، عصبہ بغیرہ اور عصبہ مع غیرہ جمع ہو جائیں تب بھی ان میں باہمی ترجیح عصبہ بنفسہ، بغیرہ یا مع غیرہ کی وجہ سے نہیں ہوگی بلکہ مذکورہ تین امور؛ ترتیب، درجہ اور قوتِ قرابت کی وجہ سے ہی ہوگی۔ اگر موجود عصبات؛ جہت، درجے اور قوتِ قرابت میں برابر ہوں تو سب وارث ہوں گے۔

زوج بنت حقیقی بہن علاقائی بھائی

اس صورت میں حقیقی بہن؛ بنت کی وجہ سے عصبہ مع غیرہ بن رہی ہے اور علاقائی بھائی عصبہ بنفسہ ہے۔ مگر چونکہ حقیقی بہن کو قوت قرابت حاصل ہے اس لیے علاقائی بھائی کو میراث نہیں ملے گی۔